Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون: ۴۴۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۳۹-۷۴ | ہفتہ، ۲۷ جمادی الاول ۱۴۰۹ھ، ۷ صلح ۱۳۶۸ہش، ۷ جنوری ۱۹۸۹ء | نمبر ۶

اخبارِ احمدیہ

لندن سے آمدہ اطلاعات کے مطابق سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے اور حضور تمام احباب جماعت کو محبت بھرا اسلام کہتے ہیں۔

احباب حضور کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور حضور کے مقاصد عالیہ میں کامیابی و کامرانی کیلئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

مادہ پرستی کی اس دنیا میں جماعت احمدیہ کیلئے صبر کو اختیار کرنا بہت ہی بنیادی ضرورت ہے

اس کے بغیر نہ ہم اپنے نفسوں کو فتح کر سکتے ہیں نہ دنیا کو خدا کیلئے فتح کر سکتے ہیں

جماعت کے اوپر بعض ایسے حالات آتے ہیں جہاں جماعت کو اشتعال پر قابو پانے کی ضرورت ہوتی ہے

اگر آپکو اپنے اشتعال کے وقت صبر نہیں آتا تو آپ اپنی ذات، اپنے گھر اور ساری جماعت کیلئے خطرہ بن سکتے ہیں

بیت الفضل لنڈن میں ۳۰ دسمبر ۱۹۸۸ء کو بیان فرمودہ

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ

لندن سے آمدہ اطلاعات کے مطابق ۳۰ دسمبر ۱۹۸۸ء کو بیت الفضل لنڈن میں نماز جمعہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے پڑھائی اور نماز سے قبل صبر و قناعت کے موضوع پر خطبہ ارشاد فرمایا جسمیں حضور نے احباب جماعت کو صبر و قناعت اپنانے اور اشتعال کے وقت اپنے جذبات کو قابو میں رکھنے کی نہایت حسین پیرائے میں تلقین فرمائی۔

حضور نے فرمایا میں نے گزشتہ جمعہ پر قناعت کا مضمون بیان کرتے ہوئے گزارش کی تھی کہ قناعت کے فقدان کے نتیجے میں شرک میں مبتلا ہو جانے کے خطرے پیدا ہو جاتے ہیں اور قناعت اور شرک کے درمیان خدا تعالیٰ نے صبر کی حفاظتی دیوار قائم فرمائی ہے۔ اس لیے صبر کو دوسری تمام صفات میں ایک غیر معمولی مقام حاصل ہے۔ فرمایا آج میں ان کے باقی تعلق کے بارہ میں مزید کچھ واضح کرنا چاہتا ہوں۔

حضور نے فرمایا قناعت کی مثال تو اس خیالی جن کی طرح ہے جو (کہا جاتا ہے کہ) حضرت سلیمان نے بوتل میں بند کر دیا تھا اگر انسانی نفس بوتل میں بند کر دیا جائے اور اسے اپنی مرضی سے نکل بھاگنے کی اجازت نہ دی جائے تو گویا اس کا نام قناعت ہے۔ جب یہ جن ایک دفعہ بوتل سے آزاد ہو جاتا ہے تو انسانی نفس کی طلب کی کوئی حد نہیں نہیں رہتی۔ اس لیے اس کو روکنے کے لیے چاروں طرف صبر کی دیواریں قائم کرنی پڑتی ہیں اور اگر صبر نہ ہو تو پھر اس کے بعد سوائے شرک کے کچھ بھی نہیں رہتا۔ خدا نے اس جن پر قابو پانے کا ایک ہی وظیفہ یعنی صبر بیان کیا ہے۔ اگر انسان کو صبر کا سلیقہ آجائے تو پھر انسانی نفس کے آزاد شدہ ہر قسم کے جن انسان کے قابو آ سکتے ہیں۔ اس ضمن میں حضور انور نے صبر کے مزید پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ حرص و ہوا جب آزاد ہو تو لازماً آپ کو خدا سے دور اور شیطان کے قبضہ میں لے جائے گی۔ کوئی آرزو جب خدا کے بنائے ہوئے قوانین اور اسکی ہدایات سے باہر جا کر پوری کی جاتی ہے تو اسی کا نام شرک ہے۔ ان آرزوؤں کو خدا کے قوانین اور ہدایات کے تابع رکھنے کیلئے صبر کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ وہ لوگ جو صبر کرنا جانتے ہیں رفتہ رفتہ انکی تکلیف دور ہونے لگتی ہے اور للہ صبر کے نتیجے میں انسانی آرزوؤں کی سمت واپسی رُخ شروع کر دیتی ہے اور صبر کا کمال پھر انسان کو قناعت تک پہنچا دیتا ہے۔ یہی مضمون انسانی زندگی کی ہر دلچسپی سے تعلق رکھتا ہے۔

حضور نے فرمایا اس دنیا میں جہاں مادہ پرستی نے ہر طرف قیامت مچائی ہوئی ہے جماعت احمدیہ کے لیے صبر کو اختیار کرنا بہت ہی بنیادی ضرورت کی حامل چیز ہے اسکے بغیر ہم نہ اپنے نفسوں کو فتح کر سکتے ہیں نہ دنیا کو خدا کے لیے فتح کر سکتے ہیں۔ صبر کی مزید وضاحت کرتے ہوئے حضور نے فرمایا ایک صبر خدا کے بغیر اور ایک صبر خدا کی خاطر ہوا کرتا ہے دونوں صبروں میں فرق ہے۔ بعض جانور بھی صبر کرنا جانتے ہیں لیکن یہ کوئی روحانی صفت نہیں۔ بلکہ یہ ایک غیر شعوری صورت ہے جو سائنسی اصطلاح میں HIBER-NATION کہلاتی ہے اور صبر کی انتہائی شکل ہے۔ مگر جانوروں کا یہ صبر لِلّٰہ نہیں بلکہ قانونِ قدرت کی طرف سے ایک تحفہ ہے۔ اس طرح بعض قوموں میں بھی صبر کی عادت ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ ویتنام وار (جنگ) میں جو طاقت جیتی ہے وہ صبر کی طاقت جیتی ہے کہ بالآخر امریکہ جیسی عظیم قوت کو بھی شکست تسلیم کرنی پڑی یہ صفت صبر کی ہے۔ مگر قرآن کریم للہ صبر کی ہدایت کرتا ہے۔ اس کے نتیجے میں نہ صرف یہ کہ انسان کی خطرات سے حفاظت ہوتی ہے بلکہ اس کو صبر کا بہترین پھل بھی عطا ہوتا ہے۔ صبر کے متعلق یہ بات بڑی اہمیت رکھتی ہے کہ صبر کے وقت کوئی ساتھی ہے یا نہیں۔ اکیلا صبر کرنا بہت مشکل کام ہے۔ کوئی ساتھی ہو تو پھر صبر کے لمحات نسبتاً آسان ہو جایا کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے والے سے یہ وعدہ فرمایا کہ اگر تو میری خاطر صبر کرے تو میں تجھے یقین دلاتا ہوں کہ صبر کے وقت تو مجھے اپنے ساتھ پائے گا مگر اس کا ایک برعکس مضمون بھی ہے کہ جو صبر نہیں کرتا خدا اس کے ساتھ نہیں ہوا کرتا۔ پس "خدا کی طرف دوڑو" کا مضمون اس میں بیان ہو گیا کہ جب آپ صبر چھوڑ دیں گے تو خدا سے دور جا رہے ہوں گے اور جب صبر کریں گے تو خدا کی طرف حرکت کر رہے ہوں گے صبر میں بہر حال فائدہ ہے لیکن للہ صبر میں اس سے بھی بہت زیادہ فائدہ ہے

حضور نے فرمایا اس ضمن میں بعض خاص انسانی حالتوں کا ذکر ضروری ہے جہاں صبر نہ ہوتے کے نتیجے میں بہت سے مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اسمیں سب سے اہم غصہ کی حالت ہے اور اشتعال کے وقت جتنا صبر کی کمی ہو اتنا

(باقی صفحہ ۸ پر)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر مسعود احمد نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دارالنصر غربی ربوہ سے شائع کیا۔
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۷ر صلح ۱۳۶۸ہش ۷ر جنوری ۱۹۸۹ء

تعلیم نسواں

گئے وقتوں میں تو یہ بات موضوعِ سخن بن سکتی تھی کہ تعلیم نسواں کی ضرورت ہے بھی یا نہیں۔ لیکن اب وقت بہت آگے بڑھ گیا ہے اور یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ کوئی شخص یہ کہے کہ تعلیم نسواں کا چنداں ضرورت نہیں۔ اب جو بات موضوع سخن بن سکتی ہے اور جس پہ آج کل گفتگو ہو رہی ہے وہ یہ ہے کہ تعلیم نسواں تو معاشرے کے لئے ایک لازمۂ حیات بن گیا ہے لیکن یہ تعلیم ہونی کہاں تک چاہیئے؟ کیا یہ کافی ہے کہ لڑکیوں کو معمولی سی تعلیم دلوادی جائے جس سے وہ لکھ پڑھ سکیں۔ اور اپنے گھر بار والی ہو جانے پر گھر کا تھوڑا بہت حساب کتاب رکھ سکیں یا اُن کو اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم دلوانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

بعض اوقات اعلیٰ تعلیم کے خلاف ایک بات سامنے آتی ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر اُسی معیار کا یا اُس سے بھی بہتر و برتر بر نہ ملے تو شادی میں رکاوٹ پڑ جاتی ہے اور بہت سی لڑکیاں اعلیٰ تعلیم حاصل کرکے اس انتظار میں رہتی ہیں کہ ان کے معیار کا بَر ملے تو شادی ہو ورنہ وہ شادی سے محروم رہتی ہیں۔

ہمیں تعلیم نسواں کے سلسلہ میں تین باتیں یاد آ رہی ہیں ایک قدرتِ ثانیہ کے دوسرے مظہر نے فرمائی اور باقی دو قدرتِ ثانیہ کے مظہر ثالث نے۔ قدرتِ ثانیہ کے مظہر ثانی نے فرمایا کہ بچیوں کو بے شک اعلیٰ تعلیم دلواؤ لیکن اس شرط کے ساتھ کہ اگر ایم اے پاس لڑکی کی شادی ایک میٹرک پاس نوجوان سے کر دی جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہ ہو اور وہ خوش دلی سے اسے قبول کرے

قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر کی دو باتیں جو ہمیں یاد آ رہی ہیں وہ یہ ہیں۔

پہلی بات: حضور نے فرمایا جماعت کی ہر بچی کم از کم مڈل تک تعلیم حاصل کرے۔ گویا بچیوں کے لئے کم از کم معیار مڈل ہے۔ اس سے کم کسی بچی کی تعلیم نہیں ہونی چاہیئے۔ اور دوسری طرف فرمایا کہ اگر ڈیڈی اور ممی کی ایک احمدی لڑکی کالج میں داخل ہونا چاہے اور اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا اس کا مقصد ہو تو اُسے کوئی ایسی بات نہ کہوں جو اس کی راہ میں حائل ہو۔ اس سلسلہ میں جب کسی نے ایک بچی کا ذکر کیا کہ وہ بہت اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہی ہے تو حضور نے فرمایا کہ جس بچی کو اللہ تعالےٰ نے اتنا اچھا دماغ دیا ہے میں اُسے تعلیم سے کیسے روک سکتا ہوں گویا کہ بچیوں کی تعلیم لازمی ہوئی اور کوئی ایسا معیار نہیں جہاں ان پہ کوئی قدغن لگائی جائے جس سے آگے وہ نہیں جا سکتیں۔ لیکن ان دونوں باتوں کی موجودگی میں قدرتِ ثانیہ کے دوسرے مظہر کی یہ بات کبھی دل سے محو نہیں ہونی چاہیئے کہ ہر بچی جو اعلیٰ تعلیم حاصل کرتی ہے اگر اُسے اعلیٰ تعلیم والا بَر ملے تو فبہا نہ ملے تو وہ خوشی دل کے ساتھ میٹرک پاس کے ساتھ شادی کر لے گی۔ میٹرک پاس تو ہم نے برسبیل تذکرہ کہا ہے مقصد یہ ہے کہ اپنے سے کم تر تعلیم والا شخص۔ ضروری نہیں کہ میٹرک ہی کو تلاش کیا جائے۔

(باقی صفحہ ۴ پر)

وادی وادی گھوم کے دیکھا تجھ سا کوئی نہیں
تیرے در کو چوم کے دیکھا تجھ سا کوئی نہیں
یوں تو مَیں نے رقص کیا ہے دنیا بھر کے ساتھ
تیرے نام پہ جھوم کے دیکھا تجھ سا کوئی نہیں

(ابو الاقبال)

سُنو کہ اک نوید ہے

(۱)

خوشی کے پھول کھل گئے
چمن میں جتنے رنگ تھے بہم گلے سے مل گئے
دلوں کے چاک سل گئے
خوشی کے پھول کھل گئے

(۲)

سِتم کی رات ڈھل گئی
گھڑی جو خوف اور بلا کی آئی تھی وہ ٹل گئی
فگارِ جاں سنبھل گئی
سِتم کی رات ڈھل گئی

(۳)

کسی کا خوش قدم ہوا
کتاب زندگی کا باب اک نیا رقم ہوا
یہ کس قدر کرم ہوا
کسی کا خوش قدم ہوا

(۴)

ہے قافلہ رواں دواں
وہ راستے کے سب پہاڑ ہو گئے دھواں دھواں
کہ راہبر ہے دلستاں
ہے قافلہ رواں دواں

(۵)

سنو! کہ اِک نوید ہے
یہ آنے والی اِک صدی کے باب میں شنید ہے
کہ اب ہماری عید ہے
سنو! کہ اِک نوید ہے

(میجر ریٹائرڈ منظور احمد ساہیوال)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

"المسعودی"
(۸۹۳ء تا ۹۵۶ء)
ایک عظیم سیّاح
اور
دو سو کتابوں کا مصنف

قسط نمبر ۲ و آخری :

منصورہ محمد بن قاسم کی فتح سندھ کے بعد آباد ہوا تھا۔ اس کے بارے میں المسعودی نے لکھا ہے" یہ شہر ایک اموی خلیفہ منصور کے نام پر آباد کیا گیا۔ یہ شہر دریائے سندھ کے کنارے آباد ہے۔" المسعودی نے پہلی بار ہاتھی یہیں دیکھے۔ یہاں کے حکمران کے تھان پر اکاسی (۸۱) ہاتھی موجود تھے۔ المسعودی نے جب منصورہ دیکھا، یہ ایک خوشحال شہر تھا۔ علم و فن اور دستکاری کا مرکز تھا۔ یہاں سندھی مسلمانوں کے علاوہ عرب ملکوں کے تاجر اور مختلف طبقوں کے لوگ آباد تھے۔

سندھ سے گزر کر المسعودی ہندوستان کے موجودہ صوبہ بمبئی میں داخل ہوئے اور اس صوبے میں دُور دُور کے شہروں کی سیاحت کی اور ان شہروں میں موجودہ شہر "تھانہ" کا ذکر کیا ہے۔ مگر زیادہ تفصیل سے شہر چیمور کا ذکر کیا ہے۔ چیمور کے بارے میں لکھا ہے " یہاں دس ہزار مسلمان بستے ہیں۔ ان مسلمانوں میں ہندوستانی مسلمانوں کے علاوہ جو نومسلم ہیں یا ان کی اولاد ہیں، عمان، سیراف بصرہ، بغداد اور بہت سے دوسرے اسلامی ملکوں کے باشندے بھی ہیں۔ ان میں خاصی تعداد ان لوگوں کی ہے جو تجارت کی غرض سے یہاں آئے ہوئے ہیں"۔

المسعودی کے ایک اور بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ چیمور کے مسلمانوں کا معاشرہ ہندوؤں سے بالکل الگ تھا۔ انہوں نے اپنی الگ حیثیت قائم رکھی تھی۔ چنانچہ راجا نے ان کے اثر و رسوخ اور مطالبے پر یا اپنی رواداری کی وجہ سے ان کی الگ حیثیت تسلیم کی ہوئی تھی۔ ان کے معاملات کی دیکھ بھال کے لئے انہی میں سے مسلمان افسر مقرر کر رکھے تھے۔

المسعودی نے ہندوستان میں سیاحت کا خاصا وقت کھمبایت میں گزارا، خاص کر چیمور کے مسلمانوں کے پاس رہ کر۔ وہ وہاں کے مسلمانوں میں اس طرح گھل مل گئے کہ نہ خود انہیں اور نہ وہاں کے مسلمانوں کو ان کے پردیسی ہونے کا گمان ہوتا تھا۔ اور ہو بھی کیسے سکتا تھا! عباسی دَور کے معاشرے اور چیمور کے مسلمانوں کے معاشرے میں فرق ہی کیا تھا! اور پھر چیمور کے مسلمان بھی اس کے اپنے بھائی تھے چنانچہ وہ ان کے درمیان آکر اپنے آپ کو پردیسی نہیں سمجھتے تھے۔

چیمور کھمبایت کا شہر تھا۔ اس علاقے کی سرسبزی اور شادابی میں المسعودی کو دجلہ اور فرات کی جھلک دکھائی دی اور خلیج کھمبایت کو دیکھ کر دریائے نیل یاد آ گیا۔ چنانچہ انہوں نے لکھا ہے کہ "خلیج کھمبایت دریائے نیل سے ملتی جلتی ہے۔ خلیج کے کنارے شہر آباد ہیں۔ شہروں اور خلیج کے ساحل کے درمیان باغ ہیں۔ باغوں میں ناریل کے درخت ہیں ان باغوں میں رنگ برنگے پروں والے مور پر پھیلا کر ناچتے نظر آتے ہیں۔ درختوں کی ٹہنیوں پہ ہرے ہرے طوطے دکھائی دیتے ہیں"۔

المسعودی اپنی سیاحت میں جہاں بھی گئے وہاں کی چھوٹی سے چھوٹی چیز کو بھی نظر انداز نہیں کیا۔ یعنی وہ جہاں بھی گئے ادھورا مشاہدہ نہیں کیا۔ اس کا ثبوت ایک معمولی سے واقعے سے ہو سکتا ہے۔ ایک دن وہ سمندر کے ساحل پر کھڑے جوار بھاٹا کا تماشہ دیکھ رہے تھے۔ کچھ فاصلے پر ایک کتا بھی جوار بھاٹے کا تماشا دیکھ رہا تھا۔ سمندر کی اونچی اونچی لہریں ساحل کی طرف آتیں اور ساحل سے ٹکرا کر واپس چلی جاتیں۔ اتنے میں ایک اونچی لہر ساحل کی طرف آئی اور اتنی تیزی سے آئی کہ کتے کو جان بچانے کے لئے بھاگنے کا بھی موقع نہ ملا۔ وہ جلدی سے اپنی جگہ سے اٹھا۔ لیکن بھاگنے نہ پایا تھا کہ لہر نے اسے آلیا اور اپنے ساتھ بہا کر لے گئی۔ بے چارہ کتا پانی میں ڈوب گیا۔

خراسان اور بلخ کی سیاحت

پاک و ہند میں دو سال گھومنے پھرنے اور یہاں کے جغرافیائی اور معاشرتی حالات سے ایران، کرمان اور وسطی ایشیا کا بھی سفر کیا۔ بڑے بڑے شہر دیکھے۔ خراسان کے بارے میں انہوں نے لکھا " یہ بھُربھُرے پہاڑوں کا ملک ہے۔ یہاں جنگل ہیں اور جھاڑیوں کی بہتات ہے۔ جنگلوں میں سانپ بہت پائے جاتے ہیں۔ مگر ان سے بچاؤ کا بھی قدرت نے انتظام کر رکھا ہے۔ وہ یوں کہ یہاں خارپشت بہت پایا جاتا ہے۔ جو سانپوں کا دشمن ہے۔" واضح رہے خارپشت خرگوش کی قسم کا ایک جانور ہے جو قد میں بڑے خرگوش کے برابر ہوتا ہے۔ خرگوش کی طرح ہی اس کی چھوٹی چھوٹی ٹانگیں ہوتی ہیں۔ مگر اس کے جسم پر لمبے لمبے کانٹے ہوتے ہیں۔ وہ ان کانٹوں کو خطرے کے وقت اوپر اُٹھا لیتا ہے اور جب خطرہ ٹل جاتا ہے انہیں نیچے گرا لیتا ہے۔ ان کانٹوں کے ذریعے وہ اپنی حفاظت کرتا ہے۔ اگر سانپ اسے ڈسنا چاہے تو ڈس نہیں سکتا۔ خود زخمی ہو جاتا ہے۔ سانپ اس سے ڈرتا ہے اور اسے دیکھ کر اپنی جان بچانے کی کوشش کرتا ہے۔

المسعودی نے خراسان کے ایک خاص سانپ کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے اس سانپ کے دو سر لکھے ہیں۔ ایک تو عام سر کی طرح ہے۔ دوسرا اس کی دُم کی طرف ہوتا ہے چنانچہ اس کے دو منہ ہیں اور یہ دونوں مونہوں سے ڈس سکتا ہے۔

یہ سانپ غالباً وہی سانپ ہے جسے پاکستان میں " دو موہی" کہتے ہیں۔ سانپ کی یہ قسم پنجاب کے بعض علاقوں میں پائی جاتی ہے۔ ممکن ہے المسعودی نے اسے بھی پہلی بار دیکھا ہو، ورنہ اس کا ذکر بطور خاص نہ کرتے۔

المسعودی کی کتاب "مروج الذہب" میں ان کی بلخ کی سیاحت اور وہاں کے ایک عبادت خانے کا بھی ذکر ملتا ہے۔ اس عبادت خانے کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ اہل بلخ نے جب مکّہ معظمہ اور وہاں مسلمانوں کے حج کا ذکر سنا تو مکّہ معظمہ کے طرز پر اپنے ملک میں ایک کعبہ بنانے کی کوشش کی۔ چنانچہ انہوں نے یہ عبادت خانہ بنایا اور اس کا نام "نوبہار" رکھا۔ اکثر سیاحوں نے جو اس طرف آئے۔ اس عبادت خانے کا بھی ذکر کیا ہے۔ کسی نے اس کو " آتش کدہ" اور کسی نے "بت خانہ" لکھا ہے۔ ایک سیاح کے مطابق اہل عجم اس عبادت خانے کی زیارت کو آتے تھے، جسے حج کہا جاتا تھا۔ اس نام نہاد حج پر آنے والے شخص کو ریشم کا کپڑا پہنایا جاتا تھا عبادت خانے کے اوپر ایک بہت بڑا گنبد تھا جو ایک سو ہاتھ لمبا اور اتنا ہی چوڑا تھا۔ عبادت خانے کے چاروں طرف پجاریوں کے حجرے تھے جن کی تعداد تین سو ساٹھ تھی۔ ان پجاریوں کے سردار کو "برمک" یعنی "مکّہ والا" کہا جاتا تھا (بغداد کے برمکی ایسے ہی ایک پجاری کی اولاد تھے)۔ پجاریوں کی تعداد سال کے دنوں کے حساب سے تین سو ساٹھ تھی۔ ہر دن کے لئے ایک پجاری مقرر تھا۔ شاید ان دنوں ایک سال میں تین سو ساٹھ دن شمار ہوتے تھے۔ اس سیاح کے بیان کے مطابق چین اور کابل کے بادشاہ بھی اس مذہب کے پیرو تھے۔ جب یہاں آتے تو سجدہ کرتے۔

اس عبادت خانے کے بارے میں المسعودی نے جو کچھ لکھا ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ "نوبہار" کی عمارت پختہ اور بلند تھی اس کے اوپر نیزوں پر سبز ریشم کے جھنڈے لہراتے تھے اور ہر جھنڈے کا کپڑا ایک سو ہاتھ کے برابر ہوتا تھا۔ اس کے چاروں طرف کی دیواریں بھی ایسی ہی بلند تھیں۔ اس کے جھنڈے کا ریشمی کپڑا اتنا بڑا تھا کہ دُور دور تک جاتا تھا۔

افریقہ کا ابتدائی سیاح

المسعودی کے متعلق کہا جاتا ہے کہ انہوں نے مڈغاسکر اور چین کا بھی سفر کیا تھا۔ چین کے سفر کا ثبوت ان کے ان بیانات سے ملتا ہے جو ان کی کتاب "مروج الذہب" میں چین کے بارے میں ہیں۔ بعض مغربی مصنف یہ نہیں مانتے کہ انہوں نے چین کا سفر کیا تھا۔ ان کا خیال ہے کہ انہوں نے چین کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے وہ سُنی سنائی باتیں ہیں جو کسی دوسرے سیاح سے سُنیں اور انہیں اپنی کتاب میں نقل کر دیا۔ حقیقت کچھ بھی ہو، انہوں نے "مروج الذہب" میں، چینیوں کے مذہب، ان کی عبادات، ان کے رسم و رواج، ان کے بادشاہوں کی خوبیوں ان کے اخلاق، چین کی کشتیوں کی عمان اور سیراف میں آمدورفت، چین کے دریاؤں اور مُشکی ہرن کے بارے میں بہت کچھ لکھا ہے اور جس انداز میں لکھا عالموں کی نظر میں اس کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ چنانچہ بہت سے علماء جب چین اور مشرقی ملکوں کا ذکر کرتے ہیں تو المسعودی کی تحریروں کا حوالہ دیتے ہیں اور اس کے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

قول پیش کرتے ہیں۔

انیسوی صدی عیسوی سے ایک ہزار سال پہلے کا برّاعظم افریقہ اگر انیسویں صدی سے زیادہ تاریک نہیں، تو کم تاریک بھی کیا ہوگا۔ مگر اس تاریک اور خطروں سے بھرے ہوئے برّاعظم میں المسعودی نے سیاحت کی۔ اُس وقت مصر کے علاوہ افریقہ کا کوئی حصہ دریافت نہیں ہوا تھا۔ مصر کے علاوہ افریقہ کے سارے حصّے تاریکی کے پردوں میں چھپے ہوئے تھے۔ المسعودی نے تاریکی کے ان پردوں کو ہٹانے کی کوشش کی اور افریقہ کے مشرقی ساحلی علاقے تک سیاحت کی۔ اس علاقے کے جغرافیائی حالات معلوم کئے۔ بے شمار قیمتی معلومات حاصل کیں۔ اور انہی معلومات کی روشنی میں گذشتہ پچاس سال میں افریقہ کو دریافت کرنے کی کوششیں کی گئی ہیں۔ اس طرح افریقہ کے بارے میں جو نئی نئی باتیں پچھلے پچاس سال میں دریافت ہوئیں یا اب ہو رہی ہیں، ان کے سلسلے میں المسعودی کی کوششوں کو کسی طرح بھلایا نہیں جا سکتا۔

المسعودی نے ایک ہزار سال پہلے مشرقی افریقہ کا سفر کیا۔ اس علاقے کے باشندوں کے حالات کا غور سے مطالعہ کیا اور ان کے بارے میں چھوٹی چھوٹی بات کو بھی نظرانداز نہ کیا۔ مثلاً انہوں نے یہاں تک مشاہدہ کیا کہ یہ لوگ کیا کھاتے ہیں۔ انہوں نے لکھا ہے کہ کیلا ان لوگوں کی خاص خوراک ہے مگر یہ ایک خاص قسم کی کھمبی بھی کھاتے ہیں جو زمین سے نکل آتی ہے۔ شہد، گوشت اور ناریل بھی ان کی خوراک میں شامل ہے۔

انہوں نے مشرقی افریقہ کے لئے "زنج" کا لفظ استعمال کیا ہے۔ یہ لفظ عربی زبان میں کالے رنگ کے لوگوں اور حبشیوں کے لئے استعمال ہوتا تھا۔ انہوں نے مشرقی افریقہ کے سمندر کو "بحرِ زنج" لکھا ہے اور اس کی وسعت "سفالا" تک بتائی ہے "واک واک" کے بارے میں لکھا ہے کہ یہاں سونا بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ کئی عجیب و غریب چیزیں بھی ملتی ہیں۔ اس علاقے کی آب و ہوا کو گرم اور زمین کو شاداب اور زرخیز بتایا ہے۔

المسعودی عربی زبان کے علاوہ یونانی زبان بھی جانتے تھے۔ یونانی فلسفے سے بھی ناواقف نہ تھے۔ مگر وہ کسی بات کو بھی اس کی جانچ پڑتال کے بغیر مان لینے کے خلاف تھے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ "پرانے لوگوں نے جو کچھ کہا ہے اسے عقل کی کسوٹی پر پرکھنے کے بعد ماننا چاہیئے"۔ "پرانے لوگوں" سے ان کی مراد یونانیوں سے تھی۔

کتابیں

پچیس سال تک مختلف ملکوں کی سیر کرنے کے بعد المسعودی نے زندگی کے آخری چند سال بصرہ اور فسطاط میں جسے اب قاہرہ کہتے ہیں، گزارے۔ بصرے میں قیام کے زمانے میں انہوں نے "مروج الذاہب و معدن الجواہر" لکھی۔ اس کتاب میں مختلف ملکوں میں اپنی سیاحت کے مشاہدے اور تجربے لکھے ہیں۔

فسطاط کے قیام میں انہوں نے "مرأۃ الزمن" لکھی۔ یہ کتاب تیس (۳۰) جلدوں میں ہے۔ اس کتاب کا موضوع بھی پہلی کتاب والا ہے۔ یعنی سیاحت۔ مگر اس میں جغرافیہ، تاریخ اور معاشرتی حالات بھی تحریر کئے ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے "مروج الذاہب" کا خلاصہ تیار کیا۔ یہ بھی کئی جلدوں میں ہے۔ "مروج الذاہب" کو بحر العلوم یعنی علموں کا سمندر سمجھا جاتا ہے۔

المسعودی نے دو سو کے لگ بھگ کتابیں لکھیں۔ یہ کتابیں تاریخ، جغرافیہ، نجوم، موسمیات، فلکیات، مذہب، فلسفہ اور کائنات کے بارے میں ہیں۔ ایک کتاب میں ایک باب خلیج فارس سے موتی نکالنے اور ایک باب زہروں کے بارے میں ہے ان موضوعات سے ان کے علم کے وسیع ہونے کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ انہوں نے جس موضوع پر چاہا قلم اٹھایا اور بے جھجک لکھا۔

کہتے ہیں المسعودی نے بلا کا حافظہ پایا تھا وہ بہت تیز لکھتے تھے۔ انہوں نے زندگی بھر کے تجربے کو دو سو کتابوں میں جمع کیا۔ مگر چند کتابوں کے علاوہ باقی سب کتابیں ضائع ہو گئیں۔ جو کتابیں بچ گئیں وہ دنیا کے مختلف کتب خانوں میں مل جاتی ہیں۔

علم تاریخ کا امام

المسعودی کو اپنے ہم عصروں سے شکایت رہی کہ وہ اُن کی قدر نہیں کرتے۔ مگر آخر ان کی شکایت دور ہوئی۔ اور ان کی وہ کتابیں جو نسبتاً مختصر تھیں لوگوں کی نظر میں آئیں اور انہیں ان کی زندگی میں مؤرخ کی حیثیت سے مان لیا گیا۔ پھر وہ وقت بھی آیا کہ ابنِ خلدون نے انہیں اپنا امام تسلیم کیا اور ان کے اصولوں پر چل کر تاریخ پر ایک عظیم کتاب لکھی۔

المسعودی کو اپنے سفروں پر بہت ناز تھا ان سفروں میں انہوں نے ہسپانیہ کو چھوڑ کر ساری اسلامی دنیا اور مشرق کے کئی ملکوں کی بھی سیاحت کی تھی۔ ان ملکوں میں انہوں نے ہزاروں انسانوں سے ملاقات کی۔ ان کے خیالات سے واقف ہوئے اپنے خیالات ان کے سامنے پیش کئے۔ ان سے بحث مباحثے کئے۔

وفات

المسعودی نے زندگی بھر کوئی گھر نہ بنایا۔ وہ بغداد میں پیدا ہوئے۔ ملکوں ملکوں گھومے۔ بغداد کا رستہ بھول گئے۔ مگر بغداد کو نہ بھولے۔ وہ بغداد کو اپنی منزل قرار دیتے تھے۔ لیکن چند سال مصر کے شہر فسطاط میں بسر کر کے ۹۵۶ء میں وہیں کی مٹی میں دفن ہوئے۔

ع نگہ کی نگری پھرا مسافر، گھر کا رستہ بھول گیا۔

وہ اپنا موازنہ عربی شاعر بو تمیم کی ایک نظم کے ایک افسانوی کردار "القادر" سے کیا کرتے تھے۔ اور کہا کرتے تھے "میں القادر کا جانشین ہوں۔ کسی کا جی چاہے تو بے شک کہیں اپنا گھر گھاٹ بنا لے۔ میرا گھر تو سرخ اونٹ کی پشت پہ ہے میری منزل بغداد ہے اور دوست فسطاط میں ہیں"۔

بقیہ: اداریہ

پس ان تین باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری جماعت کی پالیسی یہ ہے کہ ہر بچی تعلیم حاصل کرے کم از کم مڈل تک پہنچے۔ اور جس کو اللہ تعالیٰ نے ذہن دیا ہے وہ اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرے لیکن اِسے اپنی معمول کی زندگی میں کسی رنگ میں بھی روک نہ بننے دے۔

راہِ مولیٰ کے سب اسیروں کو

راہ تقویٰ کی جس نے پہچانی
اس نے پایا سکون روحانی
جان اور مال، وقت اور اولاد
مانگتا ہے وہ ان کی قربانی
اس نے سن لی دعائیں ہم سب کی
دُور لاکھوں کی، کی پریشانی
راہ مولیٰ کے سب اسیروں کو
اس نے بخشا حیات کا پانی
آزمائش کا دور ٹل جائے
اُن سے ملنے میں پاؤں آسانی
حق کا سورج بھی اب طلوع ہوگا
کٹ ہی جائے گی رات طوفانی
جشن سو سال کا منائیں گے
وجد میں ہوگی روح مستانی
باسط اس کو سنبھال کر رکھو
قیمتی ہے یہ آنکھ کا پانی

(ڈاکٹر امۃ الباسط خالد)

★ رکن قومی اسمبلی محترمہ سیدہ عابدہ حسین نے کہا ہے کہ پورے ملک کو سماجی برائیوں سے پاک امن و آشتی کا گہوارہ بنا کر ہی دم لیں گے۔ ہر مظلوم کی حق رسی غریب آدمی کی مشکلات کا ازالہ اور ظالم کو قرار واقعی سزا دلانا ہی ہمارا مطمع نظر ہے اور اسی طریقہ سے انصاف کے تقاضے پورے ہو سکتے ہیں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

زلزلہ

—— : قسط نمبر۲ : ——

ایک ارضی جائزہ

کنویکشن یا احمالی رو

پلیٹوں کی حرکات کا تعلق دراصل اسی رو کے پیدا ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے جو مختلف وجوہات کی بنا پر تیار ہوتی ہیں جس کی بنیادی وجہ زیر زمین حرارت میں تدریجی اضافہ اور کثافت میں تفریق شمار کیا جاتا ہے ان کی کارکردگی ٹھیک اسی طرح ہوتی ہے جس طرح جوش کھاتا ہوا پانی رو کی دائری چکر کو ظاہر کرتی ہیں۔ اس کی وضاحت یوں کی جا سکتی ہے کہ جب پانی کو گرم کیا جاتا ہے تو حرارت پا کر اس کا کچھ حصہ بھاپ کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ بھاپ برتن میں موجود بقیہ پانی سے کثافت کی بنیاد پر ہلکا ہوتا ہے لہٰذا وہ برتن کے بالائی جانب اٹھتا ہے جبکہ بھاری پانی کا رجحان برتن کے فرش کی طرف ہوتا ہے۔ یہ صورت حال حرارت سے پیدا ہونے والی رو کی وجہ سے ہوتی ہے" جسے کنویکشن رو یا احمالی رو" کہتے ہیں۔ جس کی اصل وجہ ایک برتن میں حرارت میں فرق ہوتی ہے کیونکہ جب ایک پانی سے بھرے ہوئے برتن کو نیچے سے حرارت مہیا کی جاتی ہے تو زیریں جانب گرم حصہ پھیلتا ہے اور ساتھ ہی کثافت بھی کم ہوجاتا ہے جس کی وجہ سے یہ اوپر اٹھتا ہے سطح کے قریب آنے کی وجہ سے حرارت ضائع ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے یہ پانی بھاری ہو جاتا ہے۔ نتیجے میں گرم پانی دوبارہ نیچے منتقل ہو کر تمام پانی کو حرارت مہیا کرتا ہے اس طرح اگر حرارت کی فراہمی جاری رہے تو مسلسل نیچے سے پانی گرم ہو کر اوپر آتا ہے پھر نیچے منتقل ہو کر حرارت کے تبادلے کا ذریعہ بنتا ہے اور یوں یہ چکر جاری رہتا ہے اور حرارت کی مقدار فضا میں شامل ہوتی رہتی ہے گویا پانی سے توانائی کا اخراج ہوتا رہتا ہے اگر اس توانائی کے راستے میں کوئی مزاحمت یعنی رکاوٹ آجائے تو لازمی طور پر اس کے راستے میں حائل مزاحمتی جسم متاثر ہوگا زیر زمین کمزور حجر میں بھی اسی قسم کے تپشی کنویکشن رو پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ زمین کا یہ حصہ بھی حرارت کی زد میں ہے جو اس حصے میں موجود چٹانوں کے درمیان حرارت میں اضافے اور کثافت میں فرق پیدا کرنے کی اصل وجہ ہے جس کی وجہ سے یہ حصہ حرارت پا کر پھیل جاتا ہے اور یہاں موجود گیس اور دوسرے مرکبات ہلکے ہوتے جاتے ہیں اور اس طرح " دائری حرارتی چکر" کا بہاؤ عمل میں آتا ہے۔ اس رو کا حرارتی ماخذ دراصل وہ خارج شدہ توانائی ہے جو زیر زمین موجود تابکار عناصر کے حرارت کی اخراج کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے جو پلیٹوں کے گرد مرتکز ہو کر اجزاء کو تپش مہیا کرتی ہے۔ جس سے تپشی کنویکشن رو" پیدا ہوتی ہے جو میگما کی تشکیل کا مخزن بنتی ہے اس حرارت کا کچھ سمندری کھائی کے ذریعہ باہر آکر کنویکشن تپشی چکر اس طرح مکمل کرتی ہے جس طرح گرم پانی میں پیدا ہونے والی روئیں۔ یوں تو توانائی کی مقدار اوپر موجود قشری پلیٹ میں جنبش پیدا کرتی ہیں جو زلزلے کا باعث بنتی ہیں۔ حرارت مہیا ہونے کی ایک اور وجہ اندرون زمین سے خارج شدہ حرارت ہے جو عمیق گہرائی سے پیدا ہوتی ہے جسے "کور" کہتے ہیں جس کے بارے میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ حرارت کی مقدار اسی سے حاصل ہوتی ہے اس حرارت کا اخراج کور کے دوبارہ قلماؤ سے ہو رہا ہے کیونکہ بیرونی کور نیم مائع ہے جبکہ اندرونی کور تدریجی قلماؤ کے مراحل سے گزرتا ہوا ٹھوس شکل اختیار کرتا جا رہا ہے۔ گویا کور کی شکل اور حجم میں تبدیلی پیدا ہوتی ہے جس سے پیدا ہونے والی کنویکشن رو میں شدت آجاتی ہے جو توانائی کی بے پناہ مقدار خارج کرتی ہے جس سے پلیٹوں کے درمیان پھسلنے یا سرکنے کا عمل ہوتا ہے جو زلزلے کا باعث بنتا ہے یہ "کنویکشن رو" جدید تحقیق کی رو سے جمہوریہ آرمینیا کے اطراف میں پلیٹوں کے درمیان سرگرم عمل ہیں۔

گرم اسپاٹ

پلیٹوں کی حرکات کی ایک اور وجہ زیر زمین غیر یکساں درجہ حرارت کی تقسیم کاری ہے جو مختلف خانوں یا سیل کی صورت میں موجود ہیں جنہیں "تپشی سیل" کہا جاتا ہے جو کرہ حجر کے نیچے مختلف گرم خانوں کی صورت میں دستیاب ہیں یہ "گرم اسپاٹ" کہلاتی ہیں جہاں سے میگما یعنی گرم سیال مختلف اوقات میں پائپ نما ساخت کے ذریعہ باہر آکر آتش فشاں کی تشکیل کرتا ہے اس کے بعد میگما کا اخراج وقتی طور پر رک جاتا ہے اسی لمحہ کرہ حجر کی حرکت کمزور کرہ حجر پر ہوتی ہے اور آتش فشاں گرم اسپاٹ سے سرک جاتا ہے لیکن آتشی ماخذ اپنی جگہ قائم رہتا ہے جس سے ایک نئے آتش فشاں کی تشکیل ہوتی ہے اور یوں یہ طریقہ کار جاری رہنے کی وجہ سے آتش فشاں کے ایک سلسلے یعنی سیریز بنتے ہیں جیسا کہ "ہوائی" آتش فشاں سلسلے سے ظاہر ہے۔ یہ گرم اسپاٹ بھی دراصل کنویکشن رو پیدا کرتی ہے اور یہی پلیٹ کی حرکت کا اصل ماخذ تصور کیے جاتے ہیں جو زلزلے کا باعث تھا۔ زمین کے نئے نظریے کے مطابق جمہوریہ آرمینیا کے اطراف جو پلیٹ حرکت کر رہی ہیں اور جن میں نمایاں نام ایران، افغان، انڈین اور یوریشین پلیٹ (یوریشین) کا آتا ہے اور جن کے مدمقابل پرشین، سومالی اور عربین پلیٹ حرکت کر رہی ہیں۔ دراصل ان کے نیچے ایسے ہی گرم اسپاٹ موجود ہیں جو کنویکشن رو پیدا کرتی ہیں اور جب ان کا ارتکاز حد درجہ بڑھ جاتا ہے تو زلزلے کا باعث بنتی ہیں جیسا کہ گزشتہ دنوں ہوا۔ ان پلیٹوں کی حرکات سے جو تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں وہ ان پلیٹوں کے حاشیے کے درمیان ظاہر ہوتی ہیں کبھی ان حاشیوں کے اطراف چٹانی سلسلے وجود میں آتے ہیں کبھی آتشی مواد اوپر آتے ہیں کبھی سب ڈکشن زون (سوچر لائن) اور کبھی نئے جزیرے نمودار ہو جاتے ہیں۔ زمین پر موجود اس قسم کی خصوصیات پلیٹوں کے حرکات کے اقسام اور زلزلے کی آمد کی حد بندی کرتا ہے۔ یاد رہے جمہوریہ آرمینیا میں پلیٹوں کے حرکات کی تمام خصوصیات موجود ہیں۔ پاکستان میں بھی پلیٹوں کے حرکات سے پیدا شدہ تبدیلیاں موجود ہیں۔ لیکن اس سے پہلے اس بات کا جائزہ لیتے ہیں کہ یہ حرکات کتنی اقسام کی ہوتی ہیں اور ان سے کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں اور اس کا اطلاق ہم "جمہوریہ آرمینیا" پر کن بنیادوں پر کر سکتے ہیں۔ پلیٹ ٹیکٹونکس نظریہ کے مطابق حرکات مندرجہ ذیل اقسام کی ہوتی ہیں جس کا انحصار پلیٹوں کے درمیان پیدا شدہ دباؤ کی اقسام پر ہوتا ہے۔

(۱) پلیٹوں کا پرے ہونا

DIVARGENT OF PLATE

جب پلیٹوں کے حدود میں قوت تناؤ مرتکز ہوتی ہے تو وہ پلیٹ ایک دوسرے کو دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں چنانچہ توانائی کے حد درجہ ارتکاز سے ان کے درمیان افقی ہٹاؤ کا عمل ہوتا ہے جس کی وجہ سے ان کے درمیان خلا پیدا ہوتا رہتا ہے۔ یاد رہے کہ اس مرحلہ میں کوئی سرکاؤ کا عمل نہیں ہوتا ہے۔ زیریں جانب پگھلا ہوا گرم چٹانی مواد خلا سے عموداً اوپر آتا ہے جس کا ماخذ "کنویکشن رو" ہوتی ہیں۔ نتیجے میں پلیٹوں کے درمیان پیدا شدہ گرم سیال سے پُر ہوتا رہتا ہے ساتھ ہی نئے ماحول میں درجہ حرارت میں کمی کے ساتھ گرم مواد ٹھوس اور منجمد حالت میں تبدیل ہوتا جاتا ہے اور جس کے نتیجے میں بحری قشر کی تشکیل ہوتی ہے یہ وہی طریقہ کار ہے جس کے باعث "بحر اوقیانوس" کے قشر کی تکمیل ہوئی ہے۔ سمندری قشر کے اس طرح پھیلاؤ "سمندری فرشی پھیلاؤ" (SEAFLOOR SPREADING) کا نام دیا گیا ہے۔ چونکہ اس طریقہ کار میں گرم سیال کے حرکت کا رجحان اوپر کی سمت ہوتا ہے اس لئے پیدا شدہ دباؤ اوپر موجود چٹانوں میں پہلے تو دراڑ پیدا کرتی ہیں پھر گرم سیال افقی جانب پھیلتا ہے نتیجے میں دراڑ زدہ حصے بلاک کی شکل میں ٹوٹ کر نیچے سرک جاتے ہیں اور اس خلا کو پُر کرتی ہیں جو پلیٹ کے افقی پھیلاؤ سے پیدا ہوئی تھیں۔ ان کا حاصل کار ایک بڑے زیریں "فالٹ وادی" کی صورت میں سامنے آتا ہے جسے رفٹ وادی (RIFT VALLEY) کہا جاتا ہے۔ مشرقی افریقہ کا رفٹ وادی اسکی ایک مثال ہے۔ اگر دیکھا جائے تو افریقہ پلیٹ اور شمالی امریکن پلیٹ ایک دوسرے سے پرے ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ شمالی امریکن پلیٹ کے حرکت کرنے کی وجہ سے "نازکا" "کوکس" اور دیگر پلیٹ متاثر ہو رہے ہیں لیکن افریقہ پلیٹ جہاں ایک طرف امریکن پلیٹ پر اثرانداز ہو رہا ہے تو دوسری طرف براہ راست سومالی، عربین، پرشین اور یوریشین پلیٹ پر بھی اثرانداز ہو رہا ہے۔ اور یہ وہ پلیٹ ہیں جو روس کے شہر "آرمینیا" کے اطرافی پلیٹ ہیں۔ جن کی حرکات سے ۴۰ ہزار افراد جاں بحق ہوگئے۔

—— : جاری ہے :

بُرے آدمی سے نفرت نہ کریں
اس کی برائی سے نفرت کریں۔
اور پیار اور محبت کے ساتھ اس کی
برائی کو دور کریں۔
اس پر غصہ کا اظہار ہرگز نہ کریں
اس کے لئے اپنے دل میں درد
پیدا کریں۔ یہی اصلاح کا بہترین
طریق ہے ٭

Digitized By Khilafat Library Rabwah

قابلِ غور

بیالیس ہزار پانسو روپے تو ہر شخص کے بس کی بات نہیں لیکن جس جذبے سے یہ رقم ایک احمدی بہن نے تحریک جدید کے لئے ادا کی اس کی تقلید سب کے بس کی بات ہے۔ اور رقم اگرچہ اہم ہوتی ہے لیکن جذبہ اس سے بھی زیادہ اہم ہوتا ہے۔ آپ اس پر غور کریں گے تو یقیناً ہم سے اتفاق کریں گے کہ خلوص دل اور ایمانی جذبہ کے ساتھ جو رقم بھی ادا کی جائے وہی "بہت زیادہ رقم" کہلانے کی مستحق ہے۔ اب بات آگے بڑھانے سے پہلے مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی کا ایک مختصر سا نوٹ ملاحظہ فرمالیں۔ اُنہیں کے الفاظ میں یہ نوٹ درج کیا جارہا ہے وہ لکھتے ہیں

"گزشتہ سے پیوستہ سال کی بات ہے خاکسار کو تحریک جدید کے سلسلہ میں آزاد کشمیر کے مقام کوٹلی میں بغرض دورہ جانے کا اتفاق ہوا محترمہ صدیقہ مریم صاحبہ صدر لجنہ اماءاللہ مقامی کے ارشاد پر خاکسار نے ایک اجلاس میں "تحریک جدید کی اہمیت و برکات" کے موضوع پر احمدی خواتین سے خطاب کیا دورانِ تقریر پردہ کے پیچھے ایک مخلص بہن کھڑے ہوکر خاکسار سے یوں گویا ہوئیں کہ ہماری زمین کا کیس چل رہا ہے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے حق میں فیصلہ کردے خدا تعالیٰ کے فضل سے کچھ عرصہ کے بعد انہی کے حق میں زمین کا فیصلہ ہوگیا اس پر ہماری مخلص احمدی بہن محترمہ صدیقہ مریم صاحبہ نے اپنے خاندان کے چھ بزرگ افراد کی طرف سے -/۴۲۵۰۰ روپے کی رقم دفتر تحریک جدید میں ارسال کردی اور خواہش ظاہر فرمائی کہ متعدد سالوں کا چندہ میری طرف سے میرے فوت شدہ بزرگوں کے نام کھاتہ میں درج کرلیا جائے۔

ایثار و قربانی کا یہ جذبہ یقیناً قابل قدر ہی نہیں بلکہ قابلِ تقلید بھی ہے اللہ تعالیٰ قربانی کرنے والی مخلص بہن کو جزائے خیر عطا فرمائے اور مزید قربانیوں کی توفیق دیتا رہے۔ آمین

(خواجہ) خورشید احمد سیالکوٹی
انسپکٹر تحریک جدید

اس میں اپنے چندہ اور اپنے بزرگوں کے چندہ کا ذکر ہے۔ اگر صرف اپنے چندہ کا ذکر ہوتا تو وہ بھی بہت بڑی بات تھی۔ لیکن اس سے بھی بڑی بات یہ ہے کہ اپنے پیارے امام کے ارشاد کے مطابق فوت شدگان بزرگوں کے کھاتے زندہ رکھنے کی کوشش بھی کی گئی ہے۔ حضور پُرنور کے ارشاد کی بھی تعمیل اور اپنے بزرگوں کو بھی زندہ جاوید کرنے کا ارادہ۔ کتنی اچھی ہے یہ بات۔

آئیے ہم سب اس جذبے کی تقلید کریں۔ مزید غور کے بغیر بھی تقلید کریں۔ اور تقلید کے بعد — یا تقلید کے دوران — اس پر غور بھی کریں۔ یہ غور ہمارے جذبہ کو مستحکم کرے گا اور ہمیں استقلال کی روح عطا کرے گا۔ اور اگر غور کے بعد کوئی بات ذہن میں آئے جو دوسروں کے لئے مفید ہو تو ہمیں بتائیے گا تاکہ ہم اپنے قارئین کو اس سے آگاہ کرسکیں۔

نسیم سیفی

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

محترم برادرم لطیف احمد شیخ صاحب کے بہنوئی محترم غلام احمد صاحب گردوں میں خرابی کے باعث میاں ہسپتال فیصل آباد میں بغرض علاج داخل ہیں

احباب جماعت کی خدمت میں ان کی کامل صحتیابی کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

(فضل الٰہی طاہر فیصل آباد)

● — میری والدہ محترمہ چند روز سے بیمار ہیں۔ حالت بہت سست رفتاری سے بہتر ہو رہی ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ والدہ محترمہ کی صحتیابی کے لیے دعا کریں۔

(محمود انور خوشنویس۔ ربوہ)

مکرم ماسٹر چوہدری عبدالسلام صاحب سیکرٹری مال گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ ایک ماہ سے شدید علیل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل شفا عطا فرمائے آمین

(سید غلام احمد نثار گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ)

خاکسار کے دوست مکرم شیخ نعیم احمد صاحب دارالعلوم غربی کا گلے کا اپریشن فیصل آباد ہسپتال میں ہوا ہے۔ احباب سے درخواست کی جاتی ہے کہ اپریشن کی کامیابی کے لیے دعا میں یاد رکھیں۔

(ادریس احمد وحید دارالعلوم غربی ربوہ)

خاکسار کا بیٹا ڈاکٹر انیس احمد شہزاد عنقریب ایف آر سی ایس کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب کرام سے اس کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ڈاکٹر عبدالغفور زاہد سرگودہا)

دعائے مغفرت

میرے پیارے اباجان مکرم محمد شفیع انور (المعروف صوبیدار ربھٹے والے) تقریباً ۲۹ دن زیر علاج رہنے کے بعد ۳۰ دسمبر ۱۹۸۸ء بروز جمعۃ المبارک صبح تین بجے شیخ زید بن سلطان ہسپتال لاہور میں وفات پاگئے۔ میت لاہور سے ربوہ لائی گئی۔ نماز جنازہ اسی روز بعد نماز عصر بیت الاقبال دارالنصر غربی میں مولوی محمد ابراہیم صاحب بھامڑی نے پڑھائی۔

مرحوم ایک ہمدرد۔ شفیق دوسروں کے لئے احساس رکھنے والے غریب پرور ہر حال میں صابر و شاکر پابند صوم و صلوٰۃ چندوں میں باقاعدگی رکھنے والے مخلص احمدی تھے۔۔ کے پسماندگان میں والدہ صاحبہ کے علاوہ پانچ بیٹے اور چار بیٹیاں شامل ہیں۔

احباب جماعت سے ... کی ..... اور بلندی درجات اور سب پسماندگان کے لئے اس صدمہ جانکاہ کے برداشت کرنے کی ہمت عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے

(نصیب انور دارالنصر غربی)

دعائے نعم البدل

میرے لڑکے عزیزم مشتاق احمد صاحب گورایہ کاؤنٹینٹ محمود آباد اسٹیٹ۔ البشریٰ فارم سندھ۔ کی بیٹی نائلہ حیات بعمر ۲ ماہ قضائے الٰہی سے وفات پاگئی ہے۔

احباب جماعت سے بچی کی ..... اور والدین کے لئے صبر جمیل کے لئے دعا کی درخواست ہے نیز اللہ تعالیٰ انہیں نعم البدل سے نوازے آمین

(محمد نواز گورایہ فیروز والا)

شفتل اور برسیم سے ہونے والا
جانوروں کا اپھارہ
نیز ببر کن، گل گھوٹو، منہ کھر، کنار (خونی پیشاب)
زہرباد، تھنوں کی سوزش، کمی دودھ۔ واہ۔ ٹک وغیرہ کے کامیاب نسخوں پر مشتمل لٹریچر -/۳ کے ڈاک ٹکٹ بھیجکر منگوائیں
کیور ہومیوپیتھک کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ
فون ۷۷۱/۶۰۶

○ نرینہ اولاد سے محروم ○ بے اولاد ○ اٹھرا ○ سوکھا ○ گرمی ○ گیس کا علاج کرنیوالے
۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ پوسٹ بکس ۱۹۰
☎ ۷۶۴۹۷ ، ۷۴۸۴۴ - ۴۳۱۰
زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان
برانچیں
اقصیٰ چوک نزد دیٹر بکس ربوہ
چوک قلعہ کالروالہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ ملتان
پوسٹ بکس ۴۹۸ فون ۳۱۰۲۶-۰۶۱
خواتین کیلئے معائنہ کا بھی معقول انتظام ہے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل ۲۶۸۳۹ میں ZAINUN ARIFIN IN زوجہ KARTINI ALIAS SITI HASNAH پیشہ خانہ داری عمر ۵۱ سال بیعت 1972 ساکن انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱-۱-۱۹۸۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر ۴۰ گرام سونا مالیتی -/۴۰۰۰۰ روپے (۲) مکان برقبہ ۲۰×۱۲ میٹر واقع PASAK III GG. MUKHLI No 10 MEDAN مالیتی -/۷۰۰۰۰ روپے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ: KARTINI ALIAS SITI HASNAH انڈونیشیا گواہ شد (۱) نسبون محمود انڈونیشیا۔ گواہ شد (۲) محمد رشید رؤف انڈونیشیا،

مسل ۲۶۸۵۰ میں نذیر احمد ولد محمد حیات صاحب۔ قوم بٹ پیشہ زراعت عمر ۶۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۲۴۲ ج۔ب ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۳-۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) آٹھ ایکڑ زرعی زمین واقع چک ۲۴۲ ج۔ب ضلع جھنگ مالیتی ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپے (۲) دس مرلہ سرکاری زمین پر کچا مکان مالیتی -/۸۰۰۰ روپے (۳) سکنی پلاٹ ۱۰ مرلہ محلہ طاہر آباد ربوہ مالیتی -/۱۲۰۰۰ روپے۔ سرمایہ دوکان دو ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۴۰۰ روپے ماہوار بصورت دوکانداری مل رہے ہیں اور مبلغ -/۸۰۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد: نذیر احمد ولد محمد حیات صاحب چک ۲۴۲ ج۔ب گھو کی روڑا لوالی ضلع جھنگ۔ گواہ شد (۱) عبدالغفور ولد عمر دین صاحب 96/B-2 محلہ پیرانوالہ جھنگ صدر۔ گواہ شد (۲) محمد صدیق ولد نذیر احمد صاحب پسر موصی۔

بازیافتہ گھڑی

ایک گھڑی ملی ہے۔ جس کسی کی ہو نشانی بتا کر لے لے۔
(ریاض احمد سرگانہ۔ سرگانہ سٹیل ورکس کالج روڈ ربوہ)

۱۹۸۸ء میں وفات پانے والے موصی

قسط اول:

۱۔ محترمہ لیڈی ڈاکٹر رضیہ اقبال صاحبہ زوجہ میر ظفر اللہ صاحب افریقی ساکن محلہ ناصر آباد ربوہ
۲۔ محترمہ پارسا خاتون صاحبہ زوجہ سید ارشد علی صاحب مرحوم کراچی۔
۳۔ محترم سید محمد شاہ صاحب سابق کارکن دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ۔
۴۔ محترم ڈاکٹر سردار نذیر احمد صاحب ولد ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب ربوہ حال انگلینڈ
۵۔ محترم سعید احمد صاحب ولد محمد علی صاحب ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ۔
۶۔ محترم ملک رشید احمد صاحب ولد ملک عبدالحمید صاحب محلہ دارالعلوم غربی ربوہ حال مسقط
۷۔ محترم چوہدری عبدالسمیع صاحب خادم ولد چوہدری عبدالرحیم صاحب ساکن کراچی
۸۔ محترم چوہدری غلام احمد صاحب ولد چوہدری غلام رسول صاحب کھاریاں ضلع گجرات۔
۹۔ محترم عبدالحمید صاحب ولد نور محمد صاحب ساکن راولپنڈی۔
۱۰۔ محترمہ عالم بی بی صاحبہ زوجہ محمد اسماعیل صاحب جراح شیخوپورہ شہر۔
۱۱۔ محترم چوہدری حاتم علی صاحب ولد نمتھو خاں صاحب کلیار ٹاؤن سرگودھا۔
۱۲۔ محترم بابو عبدالمجید صاحب ولد مولا بخش صاحب ساکن دہلی گیٹ لاہور۔
۱۳۔ محترم ہدایت علی صاحب ولد رستم علی صاحب محمود آباد فارم ضلع تھرپارکر سندھ۔
۱۴۔ محترم راجہ بشیر خانصاحب ولد نادر خان صاحب وحدت کالونی لاہور۔
۱۵۔ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری اسد اللہ خان صاحب مرحوم لاہور۔
۱۶۔ محترم چوہدری محمد عبداللہ صاحب میر ولد حکیم مہر دین صاحب کراچی۔
۱۵۔ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ زوجہ ڈاکٹر عبدالغنی صاحب کلاس والا ضلع سیالکوٹ۔
۱۸۔ محترم محمد بشیر صاحب چغتائی ولد بابو روشن دین صاحب ربوہ حال کراچی۔
۱۹۔ محترمہ حشمت بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری خیرالدین صاحب ساکن دارالرحمان کالونی ربوہ۔
۲۰۔ محترمہ امۃ العزیز صاحبہ زوجہ مرزا نذیر حسین صاحب ربوہ حال اسلام آباد۔
۲۱۔ محترم چوہدری احمد حیات صاحب ولد محمد حیات صاحب ساکن بیدا دیور ضلع شیخوپورہ
۲۲۔ محترم ماسٹر فقیر محمد صاحب ولد میاں محمدی صاحب ساکن ماموں کانجن ضلع فیصل آباد
۲۳۔ محترمہ ڈاکٹر امۃ الحی صاحبہ بنت مرزا مہتاب بیگ صاحب اہلیہ علی احمد صاحب اسلام آباد
۲۴۔ محترمہ حاکم بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری فضل قادر صاحب ساکن گوٹھ رحمت آباد ضلع تھرپارکر سندھ
۲۵۔ محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ زوجہ ڈاکٹر محمد احمد صاحب محلہ دارالصدر شرقی ربوہ
۲۶۔ محترمہ بادشاہی بیگم صاحبہ زوجہ غلام حیدر صاحب محلہ دارالصدر غربی ربوہ
۲۷۔ محترمہ رحیم بی بی صاحبہ زوجہ محمد منشی صاحب ساکن محمد پورہ فیصل آباد
۲۸۔ محترم ملک انعام الرحمٰن صاحب انور ولد مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور آف سکھر سندھ
۲۹۔ محترمہ مقبول بیگم صاحبہ زوجہ نادر علی صاحب آف بھکر
۳۰۔ محترم محمد اسماعیل صاحب جراح ابن فقیر محمد صاحب شیخوپورہ شہر
۳۱۔ محترم عبدالسلام صاحب ولد صوفی رحمت اللہ صاحب ساکن مانسہرہ ضلع ہزارہ
۳۲۔ محترم ماسٹر عبدالعزیز صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ ککی نو ضلع جھنگ (ولد چوہدری فیض بخش صاحب)

انفلوئنزا ٹیبلٹس
INFLUENZA TABLETS
پیکنگ ۱۰۰ ٹیبلٹس قیمت -/۱۰
لٹریچر -/۳ کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں
کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون ۷۷۱/۶۰۶

نرینہ اولاد سے محروم، بے اولاد، مرض اٹھرا کی شکار دکھیا عورتوں کے لیے
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
ہیڈ آفس: چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ پوسٹ بکس ۲۲۲ فون: ۳۹۹۷،
حکیم نظام جان صاحب کے فرزند حکیم انوار احمد جان
- ہر ماہ کی ۵-۶-۷ تاریخ کو کوٹھی ۱ دارالعلوم غربی ربوہ
- ہر ماہ کی ۸ تاریخ کو بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین
- ہر ماہ کی ۱۲ تا ۱۸ تاریخ کو ۲-بی روڈ شیش محل بس سٹاپ بالمقابل سندھی ہوٹل (یو بی ایل کے اوپر) لیاقت آباد نمبر ۱ کراچی ۱۹ اور
- ہر ماہ کی ۲۵ تا ۲۸ تاریخ کو چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ ملتان میں مطب فرماتے ہیں
ہر جگہ خواتین کیلئے معائنہ کا انتظام ہے
مینیجر: دواخانہ حکیم نظام جان اقصیٰ چوک کالج روڈ ربوہ فون ۵۵۸

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بقیہ : خلاصہ خطبہ جمعہ

جلدی انسان فیصلہ کرتا ہے۔ اشتعال کی حالت ایسی ہے جو آپ کے سارے کیے کرائے پر پانی پھیر دیا کرتی ہے۔ پس اشتعال کے وقت صبر بہت ہی ضروری ہے کیونکہ اشتعال ایک وقتی نقصان نہیں پہنچا رہا ہوتا بلکہ آپکی ایک لمبی محنت کو ضائع کر رہا ہوتا ہے۔ اشتعال کی حالت چونکہ انسان سے ضبط کی طاقت دور کر دیتی ہے اور وہ وقتی غصہ بعض دفعہ ایسے خوفناک نتائج پیدا کرتا ہے کہ انسان ساری عمر اس کے اوپر استغفار کرے تب بھی اس کا داغ نہیں دُھلتا۔

حضور نے فرمایا خدا تعالیٰ نے ہماری ہر حالت کے اوپر کچھ پہریدار مقرر فرمائے ہوئے ہیں اور وہ ہماری حفاظت کرتے ہیں۔ صبر ٹوٹنے سے اچانک یوں معلوم ہوتا ہے جیسے سارا حفاظتی نظام ٹوٹ گیا ہو۔ اگر انسان اشتعال پر صبر کر جائے اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت کو سامنے رکھتے ہوئے کچھ دیر گزار لے تو کچھ دیر کے بعد اُسے سکون ملنا شروع ہو جاتا ہے اس لیے جماعت احمدیہ کو اشتعال پر قابو پانے کی بہت ضرورت ہے۔ کیونکہ جن اشتعالات کا ہمیں سامنا کرنا پڑتا ہے وہ عام دنیاوی تجربے سے بڑھ کر ہیں۔ جماعت کے اوپر بعض ایسے حالات آتے ہیں جن میں عام دنیاوی تعلقات سے بڑھ کر آزمائش پڑتی ہے۔ اور بعض دفعہ ایک انسان کا صبر نہ کرنا ساری جماعت کو مصیبت میں مبتلا کر سکتا ہے دینِ حق توازن کا نام ہے۔ جہاں غیرت صبر کی حدود سے باہر نکل جاتی ہے وہاں غیرت نہیں حماقت ہے سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ اُن حدود کو خود وسیع کر دے جہاں تک ایک عام احمدی کا تعلق ہے اس بات کو خوب اچھی طرح یاد رکھیں کہ

اگر آپ کو اپنے اشتعال کے وقت میں اپنے جذبات کو قابو کرنے کا سلیقہ نہیں اگر اس وقت آپ کو صبر نہیں آتا تو آپ اپنی ذات کے لئے بھی خطرہ ہیں، اپنے گھر کے لئے بھی خطرہ ہیں اور بعض صورتوں میں آپ ساری جماعت کے لئے بھی خطرہ بن سکتے ہیں کیونکہ یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ ہر روز کے عام غصوں سے تو اپنی حفاظت نہ کر سکیں اور مشتعل حالت میں اپنی حفاظت کر سکیں۔

ہر چیز کے لئے EXERCISE (مشق) کی ضرورت ہوتی ہے یہ جو معرفتیں ہیں یہ اچانک حاصل نہیں ہوا کرتیں۔ اس لئے جب مَیں کہتا ہوں کہ اشتعال کو قابو کریں تو ہرگز یہ خیال نہ کریں کہ آپ نے میری بات سُن لی اور اب آج کے بعد آپ مشتعل نہیں ہو سکتے اگر کسی وقت اور کہیں بھی آپ غصے میں آتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کسی حالت میں بھی اشتعال کے خطروں سے بچ نہیں سکیں گے۔ آپ کو ورزش کرنی پڑے گی اپنے خیالات سے باخبر رہنا پڑے گا اور ہر ناراضگی پر اپنے ردِّ عمل پر نظر رکھنی ہوگی۔ رفتہ رفتہ خدا آپ کو خود سلیقہ عطا کر دے گا اور پھر آپ دیکھیں گے کہ آپ کے اندر ایک زیادہ طاقتور عظیم وجود پیدا ہونا شروع ہوگیا ہے اور آپ دیکھیں گے کہ خدا کا یہ وعدہ کہ "یقیناً خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے" آپ کے حق میں پورا ہو رہا ہے۔

حضور نے فرمایا صبر کے نتیجے میں انسان کے اندر الٰہی طاقتیں پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہیں اس لئے صبر خواہ غصے کی حالت پر ہو یا کسی اور حالت پر یہ ہمیشہ آپ کو خدا کی طرف لے جائے گا اور آپ خدا کو اپنے قریب تر پائیں گے یہی خدا کی طرف دوڑنا ہے یہ فرضی بات نہیں ایک حقیقت ہے خدا اچانک نہیں ملا کرتا۔ آپ اپنی روح کے دائرے میں سے جس حصے کو خدا کا بناتے چلے جائیں گے اُس حصے میں خدا داخل ہو جائے گا ....

فرمایا قناعت کے ایک طرف صبر کا پہرہ ہے جو شرک سے انسان کو بچاتا ہے تو دوسری طرف توکل علی اللہ کا مضمون ہے جو توحید خالص کو توحید کامل عطا کرتا ہے جو حالت توکل علی اللہ کے نتیجے میں عطا ہوتی ہے وہ بہت ہی عظیم الشان حالت ہے وہ محض صبر سے عطا نہیں ہوا کرتی حضور نے خوف۔ حرص۔ نقص اموال۔ نقصِ جان آرزوؤں کے مقابل پر صبر کی مزاحمت اور نتائج کے انتظار میں صبر کے مضمون پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ اگر خوف غالب آ جائے اور صبر نہ رہے تو جو بھی انسان حرکت کرے گا وہ نقصان والی حرکت ہو سکتی ہے لیکن اگر خوف سے للہ صبر کرے تو اس وقت اس کو ایک قسم کی طمانیت نصیب ہوتی ہے اور انسان یہ سمجھتا ہے اس وقت اگر کوئی اس خوف سے بچا سکتا ہے تو خدا بچا سکتا ہے اور تب وہ خوف غیر اللہ کا نہیں رہتا بلکہ خدا کا خوف بن جاتا ہے یہ مضمون خوف کے وقت للہ صبر کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے اگر آپ اللہ کی خاطر خوف سے صبر کرتے ہیں تو آپ یہ محسوس کریں گے کہ یہ خوف اگر غالب آ جائے تو مَیں کچھ نہیں کر سکتا مگر میں اللہ کی خاطر اس خوف کو اپنے نفس پر، اپنی روح پر غالب نہیں آنے دوں گا کیونکہ خدا کے سوا میں کسی سے مرعوب ہونے والی چیز نہیں اس حالت میں نہ نیکی کرنے کی اور نہ بدی سے بچنے کی طاقت کا مضمون آپ کے ضمیر کے اندر روشنی بن کر ابھرتا ہے اس کے نتیجے میں آپ پھر "یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے" کا وعدہ پورا ہوتے ہوئے دیکھیں گے۔

حضور نے فرمایا ہر نقصان انسان کو یا انکسار سکھاتا ہے یا اس کے اندر نظم و ضبط کی جتنی طاقتیں ہیں اُن کو توڑ کر فنا کر سکتا ہے اگر نقصان انسان کو انکسار سکھاتا ہے تو یہ انکسار انسان کو خدا کی طرف لے جاتا ہے۔ اگر اس کی ضبط و تحمل کی طاقتوں کو توڑ کر پارہ پارہ کر دیتا ہے تو سوائے بربادی کے کچھ بھی پیچھے نہیں چھوڑتا۔ قرآنِ کریم ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ اپنے ظاہری نقصان کو اپنے اندرونی نقصان میں تبدیل نہ ہونے دو اور یہی صبر للہ کا مطلب ہے صبر للہ میں چونکہ اللہ ہی کا مضمون ہے اس لئے خدا کے سوا کوئی اور خیال پھر اس کے دل میں پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ انسان کی طرف بھاگنے کی بجائے اس کا دل خدا کی طرف بھاگے گا اور خدا سے تعلق قائم ہو جائے گا۔ اگر یہ نہ ہو تو پھر ساری زندگی اسی کی عذاب میں گزرے گی۔ جب صبر ٹوٹتا ہے تو توحید ٹوٹ جاتی ہے۔ خدا سے تعلق ٹوٹ جاتا ہے۔ اس لئے "خدا کی طرف دوڑو" کا مطلب یہ ہے کہ ہر نقصان کے وقت خدا کی طرف دوڑنے کی عادت ڈالو اگر تم خدا کی طرف دوڑنے کی عادت ڈالو گے تو اس کے نتیجہ میں تمہیں ملنے والا صبر تمہاری حفاظت کرے گا ورنہ کوئی بھی پاک تبدیلی تم پیدا نہیں کر سکتے۔ انسانی زندگی تو مسائل سے گھری ہوئی ہے صبح سے شام تک یا تو امیدیں بندھ رہی ہیں یا نقصان کی خبریں آرہی ہیں اس لئے خوف و رجا کی تمام حالتوں میں آپ اللہ کی طرف دوڑنے کی کوشش کریں اگر چھوٹی چھوٹی باتوں میں آپ نے خدا کی طرف دوڑنے کی عادت نہ ڈالی تو پھر بڑے وقتوں میں آپ نہیں دوڑ سکیں گے اگر آپ کو خدا کی پناہ گاہوں کی طرف دوڑنے کی عادت نہیں رہی تو آپ کھلے آسمان کے نیچے بغیر کسی سہارے کے پڑے رہ جائیں گے۔ خدا کی پناہ میں آنا ہے تو روزانہ کی زندگی میں ہر روز یہ مشق کریں خدا کے پیار کے نتیجہ میں خدا کی طرف دوڑنے کی عادت ڈالیں۔ یہی آپ کی پناہ گاہیں ہیں۔ پس جماعت کو اس مضمون کی طرف توجہ کرنی چاہیئے جیسا کہ مَیں نے بیان کیا ہے۔ قناعت کا مضمون نصیب ہوتا ہے۔ اور قناعت کے نتیجہ میں عظیم الشان ترقیات عطا ہوتی ہیں۔ اگر قناعت نہیں تو پھر صبر کی عادت ڈالیں اگر صبر نہیں ہے تو پھر خدائے واحد کے ساتھ آپ کا کوئی تعلق قائم نہیں رہے گا اللہ تعالیٰ جماعت کو صحیح معنوں میں اس کی توفیق بخشے۔ ہمیشہ وہ خدا کی پناہ میں رہے اور خدا کی پناہ میں دوڑنے کی عادت ڈالے۔ اگر آپ ایسے بن جائیں اور اس حالت میں آپ اگلی صدی میں داخل ہوں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ خدا کی قسم آپ خدا کی پناہ گاہیں بن جائیں گے۔ تمام زمانہ خدا کو ڈھونڈنے کے لئے آپ کی طرف دوڑے گا۔ اور آپ کی پناہ گاہیں دنیا کو ہر قسم کے شیطانی خطرات سے نجات بخشیں گی خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ خدا کرے کہ اگلی صدی خدا کی صدی ہو اور خدا کی پناہ گاہوں کی صدی ہو۔ آمین۔

خبریں

★۔ امریکہ نے ۴ر جنوری کو لیبیا کے دو مگ ۲۳ طیارے مار گرائے ہیں۔ بحیرہ روم میں موجود امریکی بیڑے کے طیارہ بردار جہاز "جان ایف کینیڈی" پر پرواز کرنے والے امریکی طیاروں نے لیبیا کے روسی ساخت کے یہ مگ طیارے مار گرائے۔ امریکی محکمہ دفاع نے دعویٰ کیا ہے کہ امریکی جنگی طیاروں نے دفاعی کارروائی کرتے ہوئے یہ اقدام کیا۔ جبکہ لیبیا کا کہنا ہے کہ لیبیا کے طیارے پہلے سے تیار شدہ سوچے سمجھے منصوبے کے تحت گرائے گئے ہیں۔

★۔ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے سابقہ حکومت کی جانب سے قائم کردہ فوری انصاف کی خصوصی عدالتوں کے بارے میں تمام کوائف طلب کر لیئے ہیں جن میں عدالتوں کی ہیئتِ ترکیبی ان عدالتوں میں بھیجے گئے مقدمات اور سماعت کے بعد فیصلہ شدہ مقدمات کی تفصیلات بھی شامل ہیں۔ حکومت بہت جلد ان عدالتوں کے خاتمہ کا اعلان کر کے ان میں زیر سماعت مقدمات عام قوانین کے تحت عدالتوں میں بھیج دیگی۔

★۔ روس کے نائب وزیر خارجہ مسٹر یولی ورنسٹوف نے گزشتہ روز وزیرِ خارجہ صاحبزادہ یعقوب خان سے ملاقات کی۔ دونوں وزراء نے دو طرفہ تعلقات افغانستان سے متعلق امور پر بات چیت کی۔